محاذ جنگ اور فضلاء حقانیہ کی سرگرمیوں کی ایک جھلک

مولانا حافظ محمد ابراهیم فانی

تصنیف و تالیف تدریس و افتاء تبلیغ و ارشاد ان تمام میدانوں میں فضلاء مادر علمی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تو پہلے ہی سے مصروف کار ہیں لیکن اب جب کہ روسی استعمار اور سرخ سامراج نے برادر اسلامی ملک افغانستان کو کشت زار بنایا ہے دین و ملت اور اسلامی تشخص کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے اس عظیم مادی طاقت کے خلاف جہاد میں شامل افغانستانی علماء سے اکثر حقانی فضلاء ہیں جنہوں نے پچھلے سالوں میں دارالعلوم میں تعلیم پائی جن میں کچھ تو قیادت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور باقی اکثر ذمہ دار اشخاص ہیں ۔

ذیل میں ہم صرف ایک جبھہ (جماعت) کی رپورٹ پیش کر رہے ہیں جو تقریباً تمام تر حقانی فضلاء پر مشتمل ہے ۔ یہ جبھہ جس کا نام الجبھۃ الناجیہ ہے حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے تحت کام کر رہی ہے اس کی قیادت مولوی سید اختر محمد کے ہاتھ میں ہے اس جبھہ نے جو انقلاب آفرین کارنامے انجام دئے ہیں ان کو آئندہ مورخ زریں حروف سے لکھے گا اس جبھہ کے ہاتھوں روسی افواج اور افغان خلقیوں کو بہت بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ۔

گذشتہ دنوں اس جبھہ میں شامل تقریباً ساٹھ مجاہدین جن کے پاس معمولی قسم کا اسلحہ تھا قریہ چار باغ جو قندھار شہر سے چار کلو میٹر پر ہے انہوں نے روسی افواج کا ایک بہت بڑا حملہ پسپا کر دیا اس حملے میں روسی افواج کے پینتالیس افراد مارے گئے اور مال غنیمت میں سے مجاہدین کے ہاتھوں چند کلاشنکوف اور بندوقیں آئیں ۔ مجاہدین میں سے صرف ایک مجاہد معمولی زخمی ہوا ۔

بعد ازاں اس جبھہ کے مرکز قریہ ناگھان پر روسی افواج کے چھ سو آدمیوں جن کے پاس چھ سو ٹینک اور چار جنگی جہاز تھے ۔ حملہ کر دیا ان کے مقابلہ میں مجاہدین کی تعداد ایک سو اسی تھی ان کے پاس چار راکٹ انداز اور صرف ایک طیارہ شکن مشین گن تھی صبح سے شام تک جنگ جاری رہی جس میں دو سو روسی مارے گئے اور دو مجاہدین سید محمد ہاشم اور عبدالرحمان نے جام شہادت نوش کیا طیاروں کی متواتر بمباری سے دو مجاہدین کو معمولی چوٹیں آئیں ۔

مرکز مجاہدین ناگھان کے قریبی گاؤں خسرو اور نور شاہ میں چودہ افغان خلقی جنہیں یہ لوگ سربازان کہتے ہیں انہیں آزادی ہوتی ہے جس پر ان کا شک گزرے کہ یہ شخص حکومت کے خلاف باغیانہ سرگرمیوں میں مصروف ہے یہ ان کو مار دیتے ہیں ۔ سکونت پذیر تھے وہ لوگ ان سے بہت تکلیف میں مبتلا تھے ۔ مجاہدین کے چالیس افراد نے ان پر حملہ کر دیا جنگ شام تک جاری رہی ان میں سے تین سرباز مارے گئے اور کوئی نقصان ان کو نہ پہنچایا جا سکا ۔ ان کی امداد کے لیے روسی کمک آگئی مگر مجاہدین ہی کامیاب ہوئے اور روسی فوج کے تین افراد واصل جہنم کر دئے گئے ۔

روسی فوج لاؤ لشکر سمیت جس میں تقریباً آٹھ سو ٹینک ایک ہزار توپ و تفنگ سے لیس معہ آٹھ جنگی جہاز کے مجاہدین پر حملہ آور ہوئے ۔ ان کے مقابلہ سو پچاس روسی ہلاک ہوئے نو ٹینک بارود سے بھرے ہوئے بوتلوں سے اڑا دئے گئے اور تیرہ گاڑیاں جلا دی گئیں ۔ مجاہدین میں سے چار افراد نے جام شہادت نوش کیا اور چھ افراد شدید بمباری سے زخمی ہوئے ۔ مجاہدین کو کافی اسلحہ اور مال غنیمت ہاتھ آیا ۔

پچیس مجاہدین نے ایک راکٹ انداز سمیت اور کچھ معمولی اسلحہ کے ساتھ روسی فوج کے ایک دستہ پر حملہ کر دیا یہ واقعہ قندھار سے تین کلو میٹر کے فاصلہ پر پیش آیا ۔ روسیوں کو بہت بھاری مالی و جانی نقصان اٹھانا پڑا ۔ پچاس مجاہدین نے تیرہ سربازوں پر حملہ کر دیا جو ایک قلعہ میں محصور تھے ۔ شام سے صبح تک لڑائی جاری رہی مجاہدین نے قلعہ فتح کر لیا اور تمام کو موت کے گھاٹ اتار دیا ۔ بہت سا مال غنیمت جس میں کلاشنکوفیں ، مشین گنیں اور بندوقیں تھیں جو مجاہدین کے ہاتھ آئیں ۔ مجاہدین میں سے صرف ایک مجاہد معمولی زخمی ہوا ۔

دو ہزار روسیوں نے بارہ سو ٹینک اور [illegible] جنگی جہازوں سمیت مجاہدین کے مرکز کو محاصرہ میں لے لیا دس دن میں مجاہدین کا صفایا کرنے کی غرض سے آئے تھے مجاہدین نے تین دن تک مقابلہ کیا ۔ چوتھے روز اپنا مرکز چھوڑ دیا کیونکہ اسلحہ ختم ہو چکا تھا اس جنگ میں روسیوں کے چودہ ٹینک تباہ ہوئے اور چھ سو روسی مارے گئے ۔ مال غنیمت میں سے ایک مشین گن مجاہدین نے حاصل کی اس شدید سہ روزہ لڑائی میں مجاہدین کے دس افراد شہید اور دس زخمی ہوئے ۔

قندھار کے قریب موضع کرز کی میں جبھہ ناجیہ کے پچیس افراد اقامت پذیر تھے اور ان کے ساتھ دوسری جبھہ جس کی قیادت ہمارے مولانا حافظ عبدالکریم حقانی (شہید) کر رہے تھے کے ستر افراد بھی مل گئے مقابلہ میں روسیوں کی چار سو افراد پر مشتمل فوج اور چھ سو ٹینک تھے ۔ تین گھنٹوں کی مسلسل جنگ کے بعد ایک سو روسی مارے گئے ۔ اور پانچ مجاہدین زخمی ہوئے دوسرے دن پھر روسیوں نے حملہ کیا نتیجہ میں ۲۵ روسی کیفر کردار کو پہنچے اور پانچ مجاہدین شہید اور نو زخمی ہوئے ۔

چالیس افراد پر مشتمل مجاہدین نے روسی کارواں جو اسلحہ اور رسد لے جا رہا تھا پر حملہ کر دیا تقریباً دو گھنٹے تک جنگ جاری رہی ۔ اس دوران روسیوں کے تین ٹینک اور اسلحہ سے بھری ہوئی چار گاڑیاں جلا دی گئیں ۔ پچیس روسی ہلاک ہوئے اور مجاہدین میں سے صرف ایک مجاہد عبدالباری جان نے جام شہادت نوش کیا ۔

مجاہدین کے ایک سو ساٹھ افراد نے تین سو سربازوں پر حملہ کر دیا اولسوالی (تحصیل) ارغنداب میں یہ " سرباز " رہائش پذیر تھے چار گھنٹے تک یہ جنگ جاری رہی ۳۵ روسی ہلاک ہوئے اور صرف ایک مجاہد زخمی ہوا ۔ اسی طرح قندھار سے چھ کلو میٹر پر صرف پچیس مجاہدین نے روس کے ایک بہت بڑے دستہ کی ساتھ تین گھنٹے تک لڑائی جاری رہی ۔ روسی فوج کی تعداد معلوم نہ ہو

اس جنگ میں تین مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا ۔ روسیوں کی اموات کی تعداد معلوم نہ ہو سکی ۔

احقر امیر عمومی پکتیا مولوی ارسلا خان رحمانی و مولوی خلیل اللہ صاحب مورخہ ۱۶٫۸٫۸۱ میران شاہ سے وانا وزیرستان کے راستہ پر ارگون کی علاقہ میں داخل ہوئے وہاں سب سے پہلے لانجی خیل گاؤں علاقہ سروبی کو دیکھا کہ ہائی سکول ویران پڑا ہے اور انقلاب میں مجاہدین نے اسے تباہ کر دیا تھا اس کے مغربی حصہ میں پہاڑ کے دامن میں مجاہد فی سبیل اللہ فیض محمد مامور صاحب کے جوار میں ایک بڑا قلعہ دیکھا جس کو افغان مسلم علاقہ داری کہتے ہیں وہاں پہلے تین سو سے زائد دشمنی کی فوج مقیم تھی ۔ اسے مجاہدین نے مسمار کر کے سارا سامان مال غنیمت میں شامل کر لیا ۔ ہم نے اس علاقے سروبی اور انگوراڈہ میں تین دن قیام کیا ہمارے امیر عمومی صاحب کے پاس درحقیقت مجاہدین کی طرف سے صوبہ پکتیا کے گورنر ہیں ۔ چاروں طرف سے لوگ جوق درجوق ملنے آگئے اور مناسب ہدایات و فرامین حاصل کرتے رہے ایک مسئلہ ان کے سامنے یہ آیا کہ حزب اسلامی کی انجینئر گروپ سے تعلق رکھنے والے خالد نامی شخص نے آگے چار مران سے ملحق علاقہ میں مجاہدین کے راستہ میں پھاٹک لگایا ہے جس سے علاقہ کے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے ۔

امیر صاحب نے واقعات پر مبنی رپورٹ طلب کی معلوم ہوا کہ بعض لوگ کارمل حکومت سے سازوسامان لا کر مجاہدین میں مسلمانوں کے نام پر انتشار پیدا کرتے ہیں تو ہمارے امیر نے حکم دیا کہ آنندی گروپ کے ملک آغا محمد صاحب کا پھاٹک منسوخ ہو گا جو کہ سوبہ دار ناری پر ہے ملک صاحب نے اس حکم کی تعمیل پر پھاٹک کو مجاہدین کی سڑک سے ہٹا دیا ۔ دیگر پھاٹکوں کے بارہ میں ایک کمیٹی پانچ افراد پر مشتمل بنائی گئی ۔ اور یہ کہ وہ کمیٹی علاقہ کے موجود مسلمانوں کی ضروریات زندگی اور دیگر مسائل کی مفصل رپورٹ تیار کریں تاکہ رسد وغیرہ کے سلسلہ میں بددیانتی کرنے والوں کا بھی انسداد ہو سکے اور لوگوں کو تکلیف بھی نہ ہو ۔

محاذ جنگ میں انتظامی امور کے سلسلے میں یہ کاروائی کر کے ہم امیر عمومی کے مرکز محاذ ۸٫۸٫۲۱ کو روانہ ہوئے تو حکومت کی سڑکیں تباہ ہو گی تھیں قلعہ ارگون میں دشمن کی پانچ ہزار فوج پناہ لئے ہوئے تھی جسے امداد نہیں پہنچ سکتی تھی ۔ ہیلی کاپڑوں کے ذریعہ قلعہ میں سامان گرایا جاتا تھا مجاہدین مورچہ سنبھالے ہوئے ہیں اور ہیلی کاپٹر جہاز کے اترتے ہی اس پر حملہ کی تاک میں ہوتے ہیں ۔

اس وسیع علاقے پر اور سڑکوں پر مجاہدین کا مکمل کنٹرول ہے یہ سڑک انگوراڈہ سے ماذائی وزیر پاسانی قوم خروٹی شاہ توری تک جاتا ہے دوسرا سڑک جنوب کی طرف میدانک و چاربران و قمرالدین اور مغربی کی طرف کٹواز وغزنی و وردگ ولوگر میدان و گردونواح کابل وغیرہ تک پہنچتا ہے ۔ شمالاً سڑک تاردا چنہ شمل حہ رانڑو زنڑیوک و شمای کوٹ و زرمل سے ہوتا ہوا کٹواز کی طرف مڑ جاتا ہے ۔ اور غزنی سے جا ملتا ہے ۔

تو ان تمام اطراف اور گذر گاہوں پر مجاہدین کا کنٹرول تھا لوگ آرام سے اپنے کاموں میں مشغول تھے ۔ ان کے انتقامی اور باہمی معاملات لڑائی جھگڑوں کے فیصلے مجاہدین کے سنٹروں میں ہوتے جس سے افغان بہت مطمئن ہیں ہر سنٹر پر قاضی اور اس کا عملہ مصروف کار تھا مقدمات فقہ حنفی سے فیصلے ہوتے تھے جماعت انمیت (امن قائم کرنے والی پولیس) کے مجاہدین لمبے لمبے بال چھوڑے ہوئے دیہات اور صحراؤں میں گشت پر ہوتے ہیں ۔

پھر ہم بس میں سوار ہو کر گاؤں لانجی خیل سے روانہ ہوئے ہمراہ ہر دو امیران نماز عصر سے قبل موضع میدانک پہنچے وہاں اعلیٰ طریقے سے انہیں سرکاری سلامی دی گئی پہاڑ اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹے ۔ پانچ دن ہم نے وہاں قیام کیا امیر جہاد کی آمد سن کر جنوب کی طرف سے اسلمان خیل غلجی و خروٹی قوموں نے آنا شروع کیا صبح ۶ بجے سے رات ایک بجے تک ملاقاتوں اور مسائل کے حل اور نظم و انصرام کا سلسلہ چلتا رہا ۔ شہداء کی تعزیت ہوئی مجاہدین کے جنگی منصوبے بنتے اور احکامات صادر ہوئے جو ڈیوٹی جس کی لگا دی گئی وہ بڑی خوشی سے اس پر لگ جاتا اور یہ سب کام بغیر تنخواہ کے ہو رہا تھا ۔

ایک دن قتل کا ایک کیس پیش ہوا ایک صاحب نے اپنا عریضہ پیش کرتے ہوئے واقعات سنائے اور کہا کہ میں سرخ کوٹ کا باشندہ ہوں میرا بھائی ملک غفار شہید تمہارے معاون امیر کے ساتھ شہید ہو گیا ہے اسی شہید بھائی کا بیٹا پڑی سے آیا تھا کہ میرے ایک چچا زاد بھائی نے اسے ناجائز قتل کیا اور بدبخت نے اپنے گھر جا کر فوراً اپنی بیوی کو بھی قتل کر دیا اور یہ مشہور کر دیا کہ میں نے اس شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھنے کے جرم میں قتل کیا ہے ۔

اس نے کہا کہ اگر قتل سچا ہے تو گویا مقتول حد زنا میں قتل ہوا ہے اور اگر مقتول بے گناہ ہے تو حکم شرعی نافذ ہو جائے میت ابھی تک دفن نہیں کیا گیا ۔

امیر صاحب اس کیس کو سن کر افسردہ ہوئے اور مولانا عبدالباقی فاضل دارالعلوم حقانیہ کی سربراہی میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا اور چودہ افراد جماعت انمیت (امن پولیس) بھی ساتھ کر دئے کہ موقع پر جا کر تحقیقات کریں اور پہلے مرحلہ میں جلدی ہو کہ اگر مقتول بے گناہ ہے تو مرد اور عورت دونوں کو شہیدوں کی طرح بغیر غسل کے دفن کر دیا جائے اور احکام شہداء کے مطابق تجہیز و تکفین ہو سکے اس کے بعد مکمل تحقیقاتی رپورٹ مرتب کی جائے کہ مجرم کو قرار واقعی سزا دی جا سکے ۔ قاضی صاحب کو اختیارات دے کر ہم کٹواز روانہ ہوئے ہمارے شمال میں سراؤ زہ وغیرہ سے لوگ جوق درجوق آ کر ہدایات حاصل کرتے رہے تھے یہ لوگ معاشی طور پر آسودہ حال لگ رہے تھے گندم کا فصل کٹ چکا تھا ۔ مکئی پک چکی تھی اور مجاہد ٹین کے مرکزوں کو عشر دیا جاتا تھا اور صدقات بھی جمع ہو رہے تھے یہاں مسلح مجاہدین کا ایک اجتماع بھی ہوا اور امیر صاحب مولانا ارسلا خان سے خطاب کرنے کی درخواست کی گئی ۔

امیر صاحب نے کہا کہ ہمارے کانوں میں کبھی مشرق اور کبھی مغرب کی طرف سے افغانستان کے مسئلے کے سیاسی حل (مثلاً ظاہر شاہ کی واپسی او روس سے مفاہمت وغیرہ " کی آوازیں آتی رہتی ہیں ۔ کیا تم مجاہدین سیاسی حل پر راضی ہو گئے ۔ کیا تم جنگ سے تھک گئے ہو تو سب مجمع نے نعرہ تکبیر کی گونج میں حلفاً اس عہد کو دہرایا کہ اب ہمارے اور روس کے درمیان فیصلہ صرف تلوار اور لڑائی سے ہو گا یا تو ہم نیست و نابود ہو جائیں گے یا روسیوں کو ذلت آمیز شکست دے کر اس پاک ملک سے نکال دیں گے جس نے ہمارے بڑے بوڑھوں عورتوں اور معصوم بچوں کو بمباری سے ہلاک و برباد کیا اور بے شمار لوگوں کو زندگی درگور کیا اب بھی ہم سیاسی حل پر راضی ہوں گے اور کہا کہ ہم اپنے امراء کو حلف دیتے ہیں کہ ساری دنیا بھی سیاسی حل پر متفق اور راضی ہو جائے مگر ہمارہ فیصلہ صرف تلوار ہے ۔ اگر پشاور میں یا کسی سلامتی کونسل میں یہ سودا بازی کی گئی تو ہم برسراقتدار آنے والے کے ساتھ جہاد کریں گے ۔ مذہب کے مٹانے خلقیوں اور پرچمیوں کے مظالم کے قبضہ اب سیاسی حل سے نہیں ہو گا اس کا بدلہ اور عوض ہو گا اور اب ہمارے عوض سوویت یونین کی مسلم ریستوں کی بازیابی اور آزاد کرانا ہو گا پھر بغیر کسی شرط کے روسی افواج کی

واپسی ہو گی تیسری شرط یہ کہ واپسی کے بعد کارمل افواج خلقیوں اور مجاہدین کو آزاد چھوڑا جائے گا کہ وہ جیسے چاہیں ان سے نپٹ لیں انہیں تحفظ نہیں دی جائے گی اور اس کے علاوہ اقوام متحدہ کی افواج روسی سرحدات پر تعینات رہے گی ان مجاہدین اور کارملی افواج میں جو غالب آگیا فیصلہ اس کے حق میں کر دیا جائے ایسے جذباتی اور ایمان افروز یک زبان باتوں پر امیر عموی نے چھاپہ ماروں سے بعیت کیا۔

ظاہر شاہ معزول کی واپسی پر کیا تم راضی ہو ؟ اس سوال کے جواب میں انکار کی آوازیں بلند ہوئیں کہ بڑی مجرم کی سزا قتل قتل قتل ہے ۔ وہ مال و دولت افغانستان سے لوٹ کر لے گیا ہے اس دولت کی واپسی ہو گی اور کابل کی پل خشتی کی مسجد میں اس پر اور اس کی اہل و عیال پر مقدمہ چلا جائے گا اس کی زمانے میں ہم لوگ مطالبہ کرتے رہے کہ ترکی اور کارمل قسم کے لوگوں اور ان کی پارٹیوں کو ختم کر دو ان سے آپ کو اور ہمارے دین کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے یہ خلقی کابل شہر میں خدا مردہ باد (العیاذ باللہ) قسم کے نعرے لگاتے رہے مگر ظاہر شاہ اندھا اور بہرہ بنا رہا اور الٹا اسلامی درد سے سرشار لوگوں قتل و بند کا شکار بناتا رہا آج یہ ساری لعنت اس کی پیدا کردہ ہے اب جو بھی افغانستان میں اس کا حامی بنے گا اس کے ساتھ روسیوں جیسا معاملہ کیا جائے گا کیا مجاہدین افغانستان کے اسلامی ریاست قائم کرنے کے تمام قربانیوں کا سارا میدان ظاہر شاہ کے حوالے کر دیا جائے جو قاتل اسلامی ہے اب ہمارے ہدف آزادی اور صرف اسلام ہی اسلام ہے جوان مقاصد میں ہمارے ساتھ ہو وہ افغانستان میں زندہ رہ سکتا ہے ورنہ روسیوں اور نعرہ ساز مسلمانوں کا مقبرہ اسی پندرھویں صدی ہجری مین انشاء اللہ افغانستان میں بنے گا جسے ہم نے عملاً ثابت کر دکھایا ہے او سورج کی طرح یہ حقیقت دنیا پر انشاء اللہ عیاں کر دیں گے اب مسلمانوں نے اس گئے گذرے دور میں جہاد کے لئے تلوار نیام سے نکال دی ہے جس طرح قیصر و کسری کا زوال اسلام کے صدی اول میں ہوا اس صدی ہجری میں عصر حاضر کا قیصر و کسری مسلمانوں کے ہاتھ انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔

ہمارا اس پر یقین ہے کیونکہ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا یہ اس عظیم جلسہ کے مقررین و حاضرین کے متفقہ احساسات اور دلوں کی آواز تھی ان لوگوں نے امیر صاحب سے اپیل کی کہ ان احساسات کو ساری دنیا اور افغانستان کے تمام لیڈروں تک خون میں لت پت شہداء اور زخمیوں کی طرف سے پہنچا دیا جائے ۔

ہمارا ناصر صرف خدائے پاک ہے ہم افغانستان میں فقط اسلامی حکومت تسلیم کریں گے جو فاتحین کے ہاتھ میں ہو نہ کوئی ملی حکومت مانتے ہیں نہ ہی سیاسی قسم کی ۔

آگے چل کر ہم ملا فرید صاحب کے محاذ میں پہنچ گئے ۔ تو وہاں بھی بہت اعلیٰ سلامی دی گئی ۔ وہاں ہم نے قیام کیا شرفی خیل ' سینہ خواکہ کٹواز شلگہ غزنی سے مجاہدین اور امن و امان قائم کرنے والے لوگوں کا تانتا لگا رہا وہ آکر پہلے تو مشین گنوں ' بندوقوں کے فائرنگ سے اپنے امیر کا خیر مقدم کرتے اور پھر اپنے معروضات پیش کرتے ۔ اس سارے علاقے میں ہمیں دشمن کے ہوائی حملہ کا خطرہ تک محسوس نہ ہوتا نہ اس کی کسی طاقت کا مظاہرہ اس جگہ ہم نے دیکھا حالانکہ ایک دلیر چھاپہ مار امیر عموی اس کی سرزمین پر پھر رہا تھا یہاں علاقہ کے مسائل کے لئے ایک باختیار کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ ہوا جس میں ہر پارٹی اور حزب سے ایک ایک دانشور مجاہد شریک ہو گا جو عملی جہاد اور تجربات جیسی صفتوں کا حامل ہو اس پر سارے صوبہ پکتیا کے لوگ خوش ہوئے کیونکہ سابقہ حکومت ختم تھی اور نظم و ضبط کے لئے ایسی کاروائی ضروری تھی

پھر ہم نے کٹواز اور شلگر غزنی کا تفصیلی دورہ کیا واپسی پر ہم نے مرکزی مرکز مجاہدین پکتیا میدانک میں مجاہدین کا ارگون پر حملہ کرنے کی ترتیب کو آنکھوں سے دیکھا توپوں کی تیاری اور انہیں پہاڑ پہنچانا سخت کام تھا واپسی میں ہم خلقیوں کے ایک سرغنہ ایجنٹ تگاڑ کے گاؤں آئے جسے مجاہدین نے تہس نہس کر دیا تھا اس نے ہیلی کاپٹر کے لیے ہوائی میدان بنا رکھا تھا یہاں دشمن کے جہاز اسلحہ بھر بھر کر لاتے اور یہ اسلحہ وزیرستان میں اپنے ایجنٹوں میں تقسیم کرایا جاتا ایک ایک آدمی کو ایک روسی بندوق اور چھ سو کارتوس اور تین ہزار افغانی روپیہ تنخواہ دیتے اس سے افغانستانی مجاہدین کو ہر وقت خطرات لاحق رہتے انہیں راہوں پر مجاہدین کی ساری رسد اور آمدورفت جاری تھی اللہ تعالیٰ نے مجاہد اعظم مولانامولا جان حقانی فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک وزیرستانی کو توفیق دی جس نے اپنی جماعت علماء و طلباء کے ساتھ اسی گاؤں پر حملہ کردیا اور راکٹوں سے اسے جلا دیا (جس کی تفصیل الحق میں آچکی ہے) پشتونستان کے نام پر دشمن کے اس قائم کردہ محاذ کے بارہ سو افراد کو مار بھگایا اور سارا اسلحہ و کارتوس مجاہدین کے ہاتھ آیا اس سارے ویران شدہ گاؤں کے معائنہ کیا۔

ایک شہید طالب علم کی زندہ کرامت

میرے محترم واجب القدر استاد ایک عجیب واقعہ پر خط ختم کرتا ہوں اس واقعہ کے کچھ حصے میں نے بچشم خود دیکھے کچھ دوسروں سے متواتر سنے جن میں مرد اور عوت بے شمار افراد شامل ہیں ۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک طالب علم مولوی محمد شریف شہید زرمل کے باشندہ تھے اپنے والد نے بطیب خاطر اسے لڑائی میں شرکت کی اجازت نہ دی یہ مصر تھے مگر والد اجازت نہیں دے رہے تھے بالآخر بلا اجازت والد موضع شاہ توری علاقہ ارگون آپہنچے او معاون عبدالحمید صاحب حرکت انقلاب اسلامی کے زیر کمان ایک دوست کے ہمراہ ارگون کے جہاد میں شریک ہوئے لڑائی نے شدت اختیار کی تو چاروں طرف سے مسلمان ارسلا خان امیر صاحب کے اس معاون کی امداد کے لئے آپہنچے ۔ یہ سعید طالب بڑی بے جگری اور بہادری سے دشمن کا مقابلہ کرتے رہے مگر بالآخر کلاشنکوف کی گولیاں دل پر لگیں اور شہید ہو گئے ۔

برف باری کا آخری موسم تھا یہ شہید ہو کر اپنے مورچے میں دو دن تک پڑے رہے تیسرے دن لاش مبارک مرکز لے جائی گئی ۔ او ر وہاں دفن کئے گئے ان کا دوسرا مجاہد دوست زرمل چلا گیا اور والدین کو اطلاع دی سات دن بعد مرکزی میدانک کو واپس آیا او امیر مجاہدین حرکت سے عرض کیا کہ شہید طالب علمکا بوڑھا والد گاؤں سراوزہ آیا ہے اور اس کا اصرار ہے کہ میرے شہید طالب علم بیٹے کو نکال کر واپس لے جائے بڑی رودقدح کے بعد آخر فیصلہ لاش نکال کر بھیج دینے کا ہوا جب قبر کھولا گیا تو یہ شہید بہت خوبصورت اور تروتازہ تھا اور زخمی ہاتھ دل پر پڑا ہوا تھا معاون عبدالحمید صاحب نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے اس کا ہاتھ سات دفعہ سے زیادہ دل سے ہٹا کر سیدھا کیا مگر چشم زدن میں وہ دوبارہ ہاتھ دل پر رکھ دیتا ہم نے ایسے ہی رہنے دیا ۔ اور مجاہدین کے ساتھ باپ کے ساتھ لاش بھیج دی ۔ لاش گاؤں پہنچی بوڑھا باپ لاش کے سرہانے کھڑا ہوا او سب گاؤں والے شہید کو دیکھ کر رو رہے تھے ۔ کہ اچانک شہید کے غمزادہ باپ نے چیخ کر بیٹے کو مخاطب کیا کہ :

اے میرے لخت جگر کہ اگر تم حق کے لئے اچھے عقیدے کے ساتھ شہید ہو چکے ہو اور تم سے خدا راضی ہوا ہو تو اب مرنے کے بعد مجھ سے مصافحہ کرو گے اور میں اپنا حق بخش دوں گا ورنہ میں اپنا حق نہیں بخشتا نہ بلا اجازت

جانے کو معاف کروں گا کہ بوڑھے باپ کے بغیر خراب عقیدوں کے لئے جنگ میں کیوں شریک ہوئے ۔

مجاہدین او سینکڑوں لوگو اردگر جمع دیکھ رہے تھے کہ باپ کے جملوں کے ختم ہونے کے ساتھ شہید نے اپنا ہاتھ زخمی دل سے اٹھایا اور اپنے باپ کے ساتھ مصافحہ کی غرض سے بڑھا کر ملا دیا اور اسے مضبوطی سے تھام لیا پھر ہاتھ چھوڑ کر دوبارہ اپنے دل پر رکھ دیا باپ نے اس کے بعد آواز بلند اپنا حق بخش دیا ۔

یہ واقعہ علاقہ کے ایک ہزار سے زیادہ آدمی بوڑھے بچے بیان کر رہے ہیں او بیس ہزار کی آبادی اس پر گواہ تھی اس کا دوبارہ کھولا گیا قبر بھی میں نے جا کر دیکھا ہم نے فاتحہ بھی پڑھا او اس کھولے گئے قبر کو مجاہدین آ کر دیکھتے اور مزید جذبہ ایمانی کے ساتھ خداوند متعال کی خوشیاں حاصل کرنے کے درپے ہوتے ہیں ۔

محترم یہ واقعہ تھا جسے کچھ سنا کچھ دیکھا رپورٹ ارسال خدمت ہے حزب اسلامی خالص گروپ او ر حرکت انقلاب اسلامی کو آپ کے پیغام پہنچے ہیں اور رپورتیں بھیجی جائیں گی ۔

مولوی نیک بہادر خان صاحب حقانی نے مرکز مجاہدین ناری سے رپورٹ بھیجی ہے کہ مرکز ناری خوست کے امیر روشن نے مورخہ ۳۰ نومبر ۸۱ کو مجاہدین کی یہ کاروائی بیان کی کہ مولانا محمد دیندار صاحب کے حکم پر مجاہدین کی ایک مسلح جماعت سرحدی قلعہ باڑی پر حملہ کرنے کے لیئے روانہ کر دی قلعہ کے قریب پہاڑی سلسلہ ہے جس میں ندیوں او بارانی پانی کے ریلے ہیں ان میں حکومت کے متعدد ہیلی کاپٹر کھڑے تھے جب مجاہدین ان کے قریب پہنچے تو نہایت حکمت عملی سے ایک ایک ہیلی کاپٹر کو بم سے اڑاد ایا جس سے زور دار دھماکہ ہوا بلکہ پورا دن اسی طرح دھماکوں میں گذرا ۔

دوسرے دن مجاہدین نے رسد لے جانے والے عسکری دستوں پر حملے کیے جس کے باعث سب کے سب ہلاک ہوگئے اور ساتھ ہی ساتھ سرنگی مورچوں کے تمام فوجی جہنم رسید ہوئی اور بفضل خدا تمام مجاہدین صحیح سلامت اپنے مرکز کو واپس لوٹے ۔

دوسری رپورٹ میں انہوں نے لکھا ہے کہ معلم نورزالی خان نے بتایا کہ مجاہدین کے مرکز ناری کو تباہ کرنے کے لئے ہیلی کاپٹروں کا ایک جھنڈ فضا میں نمودار ہوا ۔ وہ فضا میں کافی بلندی پر پرواز کر رہے تھے جب وہ مرکز کے قریب پہنچے تو مرکز کا نقشہ لیا ۔

مرکز ناری خوست جنوبی افغانستان صوبہ پکتیا کے دو حصوں پر مشتمل ہے مشرقی حصہ مولانا محمد دیندار صاحب جن کے زیر کمان کثیر تعداد میں مجاہدین کے زیر اہتمام چل رہا ہے اور مغربی مولانا عجب نور صاحب حقانی کے زیر کمان ہے اس حصہ میں بھی مجاہدین بکثرت ہیں مغربی حصہ میں اس روز صرف پانچ افراد تھے معلم نور زالی خان 'امیر راشن '، صابر جان منتظم اسلحہ جات '، صوفی صاحب لوتکین منتظم دوربین '، مالکی خان '، شاہ وردین اور مشرقی حصہ میں بھی مولوی دیندار صاحب کے ساتھ اتنے ہی افراد تھے دشمن کو موقع ہاتھ آیا اور ہیلی کاپٹروں نے نیچے ہو کر مشین گنوں کے ذریعہ فائرنگ شروع کر دی مشرقی حصہ میں مولوی دیندار صاحب کے پاس کارتوس ختم ہوئے اس طرف سے تو دشمن بے خطرہ ہوا مغربی حصہ میں مولی عجب نور صاحب حقانی کی طرف دشمن متوجہ ہوا ۔ منتظم اسلحہ صابر جان نے ان پر ایسی شدید فایرنگ کی کہ ہم دو افراد گولیاں پہنچا پہنچا کر نڈھال ہو گئے صوفی صاحب دور بین کے ذریعہ دشمن کی نقل و حرکت بھانپ رہے تھے دشمن نے مرعوب ہو کر بے تحاشا گولیاں

برسائیں ۔ لہٰذا صابر جان نے امیر راشن کو آواز دی کہ راکٹ جلد پہنچاؤ ایک ہیلی کاپٹر بیٹھنے والا ہے راکٹ پہنچنے سے پیشتر ہی ہیلی کاپٹر فضاء میں دور تک اڑے اور مرکز کی شمالی جانب خوست کے ہوائی اڈہ کی جانب روانہ ہو گئے راستہ تورہ غارہ نامی گاؤں پر بم بار کی ۔

خوست کے ہوائی اڈے کے قریب ایک ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوا ۔

اسی طرح صرف چند افراد نے کیمونسٹوں کا یہ حملہ پسپا کر دیا اور مجاہدن کا مرکز دشمن کی یلغار سے محفوظ رہا ۔

شوق جہاد اور درس عبرت

افغانستان ایک قدیمی مذہبی ملک ہے جس کے مرد و زن مذہب اسلام سے والہانہ محبت رکھتے ہیں ۔ تاریخ شاہد ہے کہ جتنے غیر اسلامی انقلاب افغانستان پر آئے غیور افغانیوں محمود بت شکن اور احمد شاہ ابدالی کے ہم وطنوں نے انہیں ناکام بنا دیا اور اب افغانستان کی طرف سرخ انقلاب کی پیش قدمی کیمونسٹ توسیع پسند کے زوال کا پیش خیمہ ہے کیونکہ روسیوں نے بغیر مزاحمت کے مشرقی و مغربی کے مختلف ممالک پر چند گھنٹوں پر قبضہ کر کر لیا لیکن افغانستان کے غیور و باحمیت قوم نے ان کا ناک میں ایسا دم کیا کہ وہ پسپائی پر مجبور ہو رہا ہے ۔

مجاہدین نے صوبہ غزنی میں شنگر کے علاقے میں مدارس کا جال پھیلایا ہے جس میں بھچوٹے بچوں کو جہاد اور فضیلت جہاد سے روشناس کرایا جا رہاہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک دن امیر مجاہدین ولایت قاری تاج محمد نے ان علاقوں کا دو رہ کیا جب شنگر کے ایک گاؤں میں پہنچے تو لڑکوں اور نابالغ لڑکیوں کا امتحان لیا اسی اثناء میں ایک معصوم پانچ سالہ لڑکی امیر صاحب نے دیکھی جس نے اپنے کندھے پر لاٹھی رکھی تھی جس پر سرخ پٹی تھی امیر صاحب نے بلا کر اس سے پوچھا کہ تم نے کندھے پر کیا اٹھا رکھا ہے اس نے جواب دیا یہ میری بندوق ہے انہوں نے لاٹھی سے مسلح لڑکی سے پوچھا کہ آپ کا مرکز میں کیا عہدہ ہے جواب دیا کہ میں امیر گروپ ہوں امیر صاحب نے پھر پوچھا تمہارا گروپ کہاں ہے اس نے کہا کہ میرا گروپ فعالیت کرتا ہے گاؤں گاؤں اور محلہ محلہ پھرتا ہے اور جہاں کہیں خلقی پرچمی یا روسی نظر آجائے تو اسے پکڑ کر یہاں لے آتے ہیں اور میں اسے سزائے موت دیتی ہوں ۔

امیر صاحب نے خوش ہو کر اسے انعام سے نوازا ۔

جب کسی قوم کے بچوں میں ایسا سرفروشانہ جذبہ موجود ہو تو انشاء اللہ فتح و نصرت کامیابی و کامرانی ان کا استقبال کرے گی ۔

کیمونسٹوں کی حواس باختگی

مولوی گلا خان صاحب حقانی نے ہمیں یہ مراسلہ بھیجا ہے کہ ہم چند آدمی صوبہ پکتیا کے ایک گاؤں خنڈ خیل بطور معائنہ گئے اسی اثناء میں روسی تیز رفتار طیارے ہوا میں پرواز کرتے آئے اور شدید بمباری کی صرف ایک گھر میں آٹھ عورتیں اور ایک لڑکا شہید ہوا اس بزدلانہ حرکت کا میں چشم دید گواہ ہوں ان کی یہ بمباری تین گھنٹے تک جاری رہی اس طرح صوبہ پکتیاہ کے تحصیل موسی خیل میں مجاہدین کا مرکز ہے پچھلے مہینے روسی او میگ ۱۷ اچھ طیارے اس مرکز پر حملہ آور ہوئے انہوں نے غلط نقشہ لیا انہوں نے بھاری بموں اور مشین گنوں سے حملہ کیا مسلمانوں کے کئی گھروں کو نشانہ بنایا یہ بمباری بیس منٹ تک جاری رہی جوابی حملہ میں مجاہدین نے ایک طیارہ مار گرایا باقی فرار ہو گئے ۔

محاصرہ توڑ دیا گیا

گربز کے مجاہدین کا خونی خوڑ میں افغان ملیشیاء کے ساتھ آمنا سامنا ہوا افغان ملیشیا نے مجاہدین کا محاصرہ کر لیا مولوی گلا خان صاحب حقانی کے مطابق صبح ۸ بجے سے ظہر تک مقابلہ جاری رہا شدید مزاحمت کے بعد مجاہدین نے محاصرہ توڑ دیا نتیجہ میں ملیشیا کا ایک کمانڈر ہلاک اور ایک مجاہد نور اللہ شدید زخمی ہوا۔

موصوف کے بیان کے مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ گربز کے مجاہدین نے اس فوجی قوت پر حملہ کیا جو بڑی کے تھانہ کو کمک پہنچ رہے تھے۔ اس فوجی دستہ میں ۴۸ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تھیں مقابلہ دو ٹینک اور دو بکتربند گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ ۱۰ فوجی اور دو ملیشیا والے ہلاک اور ۲۳ زخمی ہوئے۔

ہم آخر دم تک لڑیں گے

اتحاد طلباء شمالی و جنوبی وزیرستان کے سیکرٹری جنرل بادشاہ گل جان نثار نے اپنے مراسلہ میں یہ رپورٹ بھیجی ہے کہ ہم آخر دم تک لڑیں گے اور کسی بھی حالت میں اشتراکیت کو تسلیم نہیں کریں گے اور اگر وزیرستان کی سرحد پر کوئی روسی ایجنٹ رونما ہوا تو اس کا حشر بھی ناکرہ اس کا مفصل ذکر الحق میں آ چکا ہے جیسا ہو گا گذشتہ عیدالضحیٰ میں ایک روسی دستہ قلعہ ارگون کو گومل کے راستہ آ رہا تھا تو وزیر خروٹی اور سلمان زئی وغیرہ اقوام کے غیور مجاہدین نے آگے بڑھ کر اس دستہ پر حملہ کیا مجاہدین نے دشمن کی ۷۰ گاڑیوں اور ٹینکوں کو جلا دیا اور انہوں نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔

ادھر اتحاد طلبہ کے سیکرٹری نشریات نے اطلاع دی کہ اتحاد طلبہ تنظیم کے جو طلباء عیدالضحیٰ کے دنوں میں علاقہ خوست گئے تھے وہ بخیریت واپس لوٹے اور بہت سے خلقی فوجیوں اور کمیونسٹوں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لائے۔

مختلف صوبہ جات میں مجاہدین کے کارنامے

صوبہ لوگر میں دو بندی کے جبے نے رپورٹ دی ہے کہ ایک فوجی دستہ ۳۲ ٹینک سمیت دو بندی پر حملہ آور ہوا مجاہدین نے راستے میں دستی بم رکھ دیئے جس کے باعث وہ پسپا ہو گئے بعد میں طیاروں کے ذریعہ بمباری کی بم باری صبح ۸ بجے سے لے کر ۴ بجے عصر تک جاری رہی مجاہدین نے مقابلے میں ایک گاڑی تباہ کر دی ایک مجاہد شہید اور تین زخمی ہوئے دوسرے دن پھر بمباری کی مجاہدین نے دشمن کی دو گاڑیاں تباہ کر دیں۔

اسی صوبہ کے علاقہ شرانگان مقام محمداغی کے مجاہدین نے ایک جھڑپ میں دشمن کے ۴ ٹینک اور ۴ باربردار گاڑیاں تباہ کر دیں اور ایک چیف کو گرفتار کر لیا اس پر شرعی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور اپنے اعمال کی وجہ سے سزا یاب ہوا اس جھڑپ میں محمد اغی کے مجاہدین حاجی محمد ایوب خان گروپ اور داور خان گروپ نے حصہ لیا۔

صوبہ کابل میں حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے مجاہدین نے خاک جبار کے علاقہ میں خلقیوں اور کمیونسٹوں پر حملہ کیا۔ نتیجہ میں مجاہدین نے کچھ علاقہ پر قبضہ کر لیا دو کلاشنکوف اور دو صندوق کلاشنکوف کی گولیوں کے مجاہدین کے ہاتھ آئیں علاوہ ازیں ایک جیپ اور بہت سا روسی سامان مجاہدین کے ہاتھ لگا اسی طرح تحصیل چہار آسیاب میں مجاہدین نے ملیشاء پر حملہ کیا جس میں دشمن کے ۲۰ افراد مارے گئے اور بفضل خدا مجاہدین صحیح سلامت واپس لوٹے۔

صوبہ قندوز کے تحصیل امام صاحب میں مجاہدین نے شرکت سپین زر پر حملہ کیا گیارہ افراد کارملی ٹولہ کے مارے گئے۔ اسی تحصیل میں فوجی تلاشی کے لئے پھر رہے تھے کہ مجاہدین نے ان پر حملہ کر دیا ۳۵ کمیونسٹ جہنم رسید ہوئے اور دوسرے دن ۲۰ افراد پرچم پارٹی کے ہلاک اور تین گرفتار ہوئے مجاہدین کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

صوبہ بلخ میں حرکت کے مجاہدین نے ایک سینما گھر تباہ کر دیا اور کمیونسٹوں کے ساتھ دولت آباد کے ایک معرکہ میں چھ افراد ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے دوسرے دن بھی کمیونسٹوں نے شکست فاش کھائی ان کے ایک سو پانچ افراد مارے گئے اور دو سو سے زائد زخمی ہوئے۔

صوبہ تخار میں مجاہدین نے خواجہ غار کے مقام پر دہریوں کے ساتھ زبردست

مراسلہ میں یہ رپورٹ بھیجی ہے کہ ہم آخر دم تک لڑیں گے اور کسی بھی حالت میں اشتراکیت کو تسلیم نہیں کریں گے اور اگر وزیرستان کی سرحد پر کوئی روسی ایجنٹ رونما ہوا تو اس کا حشر بھی ناکرہ اس کا مفصل ذکر الحق میں آ چکا ہے جیسا ہو گا گذشتہ عیدالضحیٰ میں ایک روسی دستہ قلعہ ارگون کو گومل کے راستہ آ رہا تھا تو وزیر خروٹی اور سلمان زئی وغیرہ اقوام کے غیور مجاہدین نے آگے بڑھ کر اس دستہ پر حملہ کیا مجاہدین نے دشمن کی ۷۰ گاڑیوں اور ٹینکوں کو جلا دیا اور انہوں نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔

ادھر اتحاد طلبہ کے سیکرٹری نشریات نے اطلاع دی کہ اتحاد طلبہ تنظیم کے جو طلباء عیدالضحیٰ کے دنوں میں علاقہ خوست گئے تھے وہ بخیریت واپس لوٹے اور بہت سے خلقی فوجیوں اور کمیونسٹوں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لائے۔

مختلف صوبہ جات میں مجاہدین کے کارنامے

صوبہ لوگر میں دو بندی کے جبے نے رپورٹ دی ہے کہ ایک فوجی دستہ ۳۲ ٹینک سمیت دو بندی پر حملہ آور ہوا مجاہدین نے راستے میں دستی بم رکھ دیئے جس کے باعث وہ پسپا ہو گئے بعد میں طیاروں کے ذریعہ بمباری کی بم باری صبح ۸ بجے سے لے کر ۴ بجے عصر تک جاری رہی مجاہدین نے مقابلے میں ایک گاڑی تباہ کر دی ایک مجاہد شہید اور تین زخمی ہوئے دوسرے دن پھر بمباری کی مجاہدین نے دشمن کی دو گاڑیاں تباہ کر دیں۔

اسی صوبہ کے علاقہ شرانگان مقام محمداغی کے مجاہدین نے ایک جھڑپ میں دشمن کے ۴ ٹینک اور ۴ باربردار گاڑیاں تباہ کر دیں اور ایک چیف کو گرفتار کر لیا اس پر شرعی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور اپنے اعمال کی وجہ سے سزا یاب ہوا اس جھڑپ میں محمد اغی کے مجاہدین حاجی محمد ایوب خان گروپ اور داور خان گروپ نے حصہ لیا۔

صوبہ کابل میں حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے مجاہدین نے خاک جبار کے علاقہ میں خلقیوں اور کمیونسٹوں پر حملہ کیا۔ نتیجہ میں مجاہدین نے کچھ علاقہ پر قبضہ کر لیا دو کلاشنکوف اور دو صندوق کلاشنکوف کی گولیوں کے مجاہدین کے ہاتھ آئیں علاوہ ازیں ایک جیپ اور بہت سا روسی سامان مجاہدین کے ہاتھ لگا اسی طرح تحصیل چہار آسیاب میں مجاہدین نے ملیشاء پر حملہ کیا جس میں دشمن کے ۲۰ افراد مارے گئے اور بفضل خدا مجاہدین صحیح سلامت واپس لوٹے۔

صوبہ قندوز کے تحصیل امام صاحب میں مجاہدین نے شرکت سپین زر پر حملہ کیا گیارہ افراد کارملی ٹولہ کے مارے گئے۔ اسی تحصیل میں فوجی تلاشی کے لئے پھر رہے تھے کہ مجاہدین نے ان پر حملہ کر دیا ۳۵ کمیونسٹ جہنم رسید ہوئے اور دوسرے دن ۲ افراد پرچم پارٹی کے ہلاک اور تین گرفتار ہوئے مجاہدین کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

صوبہ بلخ میں حرکت کے مجاہدین نے ایک سینما گھر تباہ کر دیا اور کمیونسٹوں کے

(باقی صفحہ ۶۹۸ پر)